کروشیا اور اسٹونیا کے وفد سے ملاقات

بعدازاں کروشیا (Crotia) اور اسٹونیا (Estonia) کے ممالک سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

کروشیا سے امسال چار افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ان میں سے ایک صاحب شعبہ زراعت سے منسلک ہیں اور اپنے علاقہ میں سوشل ویلفیئر کے لئے کمیونٹی لیڈر ہیں۔ جبکہ باقی تینوں خواتین یونیورسٹی میں قانون اور پبلک ریلیشنز کی انگریزی زبان میں ماسٹرز ڈگری کر رہی ہیں۔

ملاقات کے دوران ان طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کئے اور یہ سوال و جواب کا سلسلہ آدھ گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک چلتا رہا۔ سوالات اسلام کے بارہ میں تعصب، سوشل میڈیا کا رویہ اور مذہب سے دُوری کا سبب، اسلام میں عورت کا مقام اور عورت کے حقوق پر مبنی تھے۔

❁ **ایک خاتون طالبہ نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ کروشیا میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہے اور اسلام کی طرف توجہ بھی بہت کم ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کی ایک بڑی وجہ انتہا پسندی ہے اور اسلام کی صحیح اور سچی تعلیمات کو بھلا دینا ہے اور مسلمانوں کی یہ حالت ہونا کوئی نئی چیز نہیں ہے کیونکہ اس زمانہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور ایسا ہونا ہی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب اسلام کا نام لینے والے، اسلام کی تعلیمات کو بھلا دیں گے اور مسلمان نام کا رہ جائے گا۔ مسجدیں آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے یعنی تمام خرابیوں کا سرچشمہ ہوں گے۔ تب ایک ریفارمر، ایک مصلح آئے گا جو سب کو اکٹھا کرے گا، سب مذاہب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کا پیغام پھیلائے گا۔ سب کو اخوت اور محبت میں پروئے گا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ آپ مسیح علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام بن کر آئے۔ 1889ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔

جب آپ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو سب نے جھٹلایا اور ہم نے قبول کیا۔ آج ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے کہ اسلام کا صحیح پیغام دنیا میں پھیلائیں۔ اس وجہ سے آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارا عمل دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہے۔ جو دوسرے مسلمان ہیں ان کے اعمال آپ کے سامنے ہیں۔ مسلمان ممالک میں ان کا جو کردار ہے وہ بھی سب کے سامنے ہے۔ مسلمان ملکوں کے حکام، لیڈرز اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیمات پر عمل نہیں کر رہے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق نہیں چل رہے جس کی وجہ سے یہ سب ممالک پریشانیوں اور مصائب کا شکار ہیں۔ دوسری طرف جماعت احمدیہ روزانہ بڑھ رہی ہے۔ ترقی کر رہی ہے۔ ہر سال لاکھوں لوگ مسلمانوں میں سے اور دوسرے مذاہب سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور ہم مسلسل بڑھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ایک دن ہم سب کی غلط فہمیاں دور کر دیں گے اور لوگ اسلام کو قبول کر لیں گے۔

❁ **ایک خاتون نے سوال کیا کہ کیا مسیح نے آکر مسلمانوں کے دل بدل دیئے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بالکل ایسے ہی ہے۔ جب آپ نے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو آپ اکیلے تھے۔ جب فوت ہوئے تو قریباً نصف ملین لوگ آپ کے ماننے والے تھے اور 99.9 فیصد مسلمانوں میں سے آئے تھے۔ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے دل، عمل اور کردار بدل دیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہماری مغربی افریقہ میں ایک بڑی کمیونٹی ہے۔ مشرقی افریقہ میں ہماری جماعت ہے۔ نارتھ امریکہ، ساؤتھ امریکہ، یورپ، فار ایسٹ ممالک، انڈونیشیا، پاکستان، انڈیا میں ہماری کمیونٹی کی تعداد بہت بڑی ہے۔ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی اس کمیونٹی کا اخلاق، کردار اور عمل ایک جیسا ہی ہے۔ پس احمدیہ کمیونٹی ہی ہے جو اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل پیرا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا قرآن کریم سب کے لئے ہے۔ اب یہ ایک ہی کتاب ہے لیکن اس کے ماننے والوں کے عمل میں فرق ہے۔ ملاؤں نے اس کی تعلیمات کو بگاڑ دیا ہے جبکہ ہم احمدی اس کی اصل اور حقیقی تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں۔

❁ **ایک مہمان نے سوال کیا کہ آجکل کے نوجوان کسی بھی مذہب کو قبول کرنا نہیں چاہتے۔**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ احمدی نوجوانوں میں ایسا نہیں دیکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لوگ مذہب کے بارہ میں بددل ہو گئے ہیں اور خدا کے وجود کے قائل نہیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بہت سے لوگ خدا کے وجود اور مذہب کی ضرورت کے قائل بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دوسرا یہ کہ سعید فطرت لوگ جب احمدیوں کے عمل دیکھتے ہیں اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم دیکھتے ہیں تو ان باتوں کا ان پر اثر ہوتا ہے اور اس طرح بہت سے نوجوان بڑی تعداد میں ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔

❁ **مذہب اور سائنس میں تضادات کے بارہ میں پوچھے گئے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** سائنس اور قرآن کریم میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ Big Bang کی تھیوری ٹھیک ہے۔ بلیک ہول موجود ہے۔ قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح ہماری زمین، ہماری کائنات وجود میں آئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا ذکر فرمایا کہ آپ کہا کرتے تھے کہ قرآن میں سات سو آیات ہیں جن کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ سائنس سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیوزی لینڈ کے کلیمنٹ ریگ (Clement Wragge) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے آخری سال مئی 1908ء میں لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کی تھی اور آپؑ سے سائنس اور قرآن کریم کے حوالہ سے مختلف سوالات کئے تھے کہ کیا ان میں تضاد موجود ہے؟ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے تھے کہ دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ چنانچہ کلیمنٹ ریگ صاحب پوری طرح مطمئن ہوئے اور پھر انہوں نے احمدیت بھی قبول کی۔

❁ **مردوں اور عورتوں کے حقوق اور برابری کے حوالہ سے ہونے والے سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** قرآن کریم ہیومن رائٹس قائم کرتا ہے۔ وراثت کا حق دیتا ہے۔ اسلام نے تو اپنے آغاز سے ہی یعنی 14 سو سال سے ہی یہ وراثت کا حق دیا ہوا ہے اور اس طرح طلاق کا حق، علیحدگی کا حق دیا ہوا ہے۔ لیکن یورپ نے چند سو سال قبل طلاق کا حق دیا ہے۔

اسلام مرد اور عورت کو روزمرہ کے حقوق برابر دیتا ہے۔ اب دنیا میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہے۔ اب بتائیں کہ دنیا میں کتنے ممالک ہیں جہاں عورتیں صدر یا وزیراعظم ہیں؟ اس کا مطلب ہے کہ آپ عورتوں کو ان کا حق نہیں دے رہے۔ برابری کا حق نہیں دے رہے۔ جبکہ اسلام مرد اور عورتوں دونوں کو ان کے حقوق دیتا ہے اور دونوں کے فرائض بتاتا ہے۔

خواتین تعلیم بھی حاصل کرتی ہیں اور باہر کام بھی کر سکتی ہیں۔ لیکن اگر مرد اچھا کمانے والا ہو تو عورت کی سب سے بہتر ذمہ داری یہ ہے کہ وہ گھر سنبھالے اور بچوں کو سنبھالے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ کیونکہ عورت بچوں کی تربیت کرتی ہے اور سوسائٹی کے لئے مفید وجود بناتی ہے جو حکومت کی اور قوم کی ترقی کا موجب بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی بہترین تربیت کرے تو وہ جنت میں جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم جو مانتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں جبکہ دوسرے لوگ جو مانتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ نے عورتوں کے لئے ایک الگ آرگنائزیشن بنائی کہ اگر مرد اپنے دینی فرائض اور ذمہ داری ادا نہ کریں تو پھر عورتیں یہ کام کریں۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ عورتیں مردوں سے زیادہ ترقی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر ایک درخت کے بالکل ساتھ ہی چھوٹا پودا لگائیں تو اس کی Growth نہیں ہوتی۔ لیکن اگر وہی درخت کھلی جگہ پر لگایا جائے تو وہ بہت پھلتا پھولتا ہے۔ بالکل اسی طرح خواتین کی بھی علیحدہ آرگنائزیشن بنائی گئی تاکہ وہ ترقی کریں۔

طالبات نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ان کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات کا حضور انور نے بہت ہی پیارے انداز میں بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا اور ان کی پوری طرح تسلی ہوگئی۔